بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۵ شعبان ۱۳۹۲ھ ۔ ۱۵ تبوک ۱۳۵۱ ہش ۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۴ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ ۱۴ تبوک ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب آپکی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ ربوہ واپس پہنچ گئی ہیں ۔ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ لیکن ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے ۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

امسال اجتماع خدام الاحمدیہ ۵ ۔ ۶ ۔ ۷ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ اتوار ہو رہا ہے ۔ جملہ مربیان اپنے اپنے حلقہ جات میں دورہ جات کر کے تمام جماعتوں سے نمائندگان خدام اور اطفال بھجوائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک احمدی بچّی کی نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کیساتھ سُنی جائے گی کہ ملتان بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ایف ۔ ایس ۔ سی (پری انجینئرنگ) کے امتحان میں ایک احمدی بچّی عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ بنت مکرم چوہدری اکرام اللہ خان صاحب آف ملتان اوّل آئی ہیں ۔ الحمد للہ ۔

عزیزہ موصوفہ نے ۱۰۰۰ میں سے ۸۲۰ نمبر حاصل کئے جو بورڈ بھر میں مجموعی طور پر سب لڑکے اور لڑکیوں سے زیادہ ہیں ۔ عزیزہ جو محترم بابو اکبر علی خانصاحب مرحوم و مغفور کی پوتی ہیں ۔ میٹرک کے امتحان میں بھی اوّل آئی تھیں ۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے آئندہ مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دِلوں کو صاف کرو، اور اپنے اندرُونوں کو دھو ڈالو

تُم اُس کی جماعت ہو، جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کیلئے چُنا ہے

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ مُتقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا ۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہاء تک پہنچاتے ہیں ۔ تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مُتقی اور پرہیزگار ہوتا ہے ۔ آسمان سے اُس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے ۔ اور اس طرح یہ آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں ۔ دیکھو ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکّہ میں ظاہر ہوئے تھے ۔ اور اُن دِنوں میں ابو جہل وغیرہ کفّار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے ۔ تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی ۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی ۔ سو بھائیو! اس پر قدم مارو ۔ اِس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو ۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا ۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے ۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں ۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے ۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو ۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کیلئے چُنا ہے ۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے، اور اُس کا دِل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا ۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا ۔ اے خدا کے بندو! دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرُونوں کو دھو ڈالو ۔ تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اِس خصلت سے غضب میں لاؤ گے ۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو ۔ حالانکہ تمہارے دِل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے ۔ اُسکی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اُسکے ہو جاؤ ۔ اگر چاہتے ہو کہ اِسی دُنیا میں خدا کو دیکھ لو ۔" (رازِ حقیقت صفحہ ۳ تا ۵)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ٭ قائمقام ایڈیٹر : شیخ خورشید احمد ٭

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ر تبوک ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت سے بچنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ" کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ مُدّثّر کے معنے عام طور پر کمبل اوڑھنے والے کے کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ از رُوئے لغت مدثر ایسے انسان کو بھی کہتے ہیں جو گھوڑے کے پاس ہر طرح تیار و مستعد ہو کر یوں کھڑا ہو کہ گویا حُکم ملتے ہی فوراً چھلانگ لگا کر گھوڑے پر سوار ہو جائے گا اور تعمیل حکم کے لئے چل پڑیگا۔ ان معنوں کی رُو سے اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یاایھا المدثر کہہ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس صفت اور خوبی کا تذکرہ فرمایا ہے کہ حضور دن رات مستعد اور چوکس رہتے ہیں اور ہر وقت پا بہ رکاب رہتے ہوئے اس انتظار اور فکر میں ہوتے ہیں کہ کب میرے خدا کا کوئی حکم اور ہدایت مجھے ملے اور مَیں بغیر ایک لمحہ کے توقف کے اس کی تعمیل کے لئے چل پڑوں اور سرگرم عمل ہو جاؤں! گویا "المدثر" کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور دین کی خاطر چوکسی اور مستعدی کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے کھینچکر رکھ دیا ہے اور یوں بالواسطہ طور پر اُمتِ محمدیہ کے ہر فرد کو توجہ دلا دی ہے کہ اسے بھی اپنی زندگی کے ایام اسی طرح انتہائی محنت، کامل انہماک اور پوری توجہ اور چوکسی کے ساتھ گذارنے چاہئیں۔

یہ تو ہے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور اللہ تعالیٰ کی ہر مومن سے توقع اور امید! لیکن اسکے بالمقابل آج حالت کیا ہے؟ اِس کا کسی قدر اندازہ ذیل کی سطور سے لگائیے:۔

"لیبیا شمالی افریقہ کا ایک مسلم ملک ہے جس کے شمال میں بحیرۂ روم کا نیلگوں سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ مشرق میں مصر اور سوڈان، مغرب میں الجزائر، جنوب میں نائیجیر اور چاڈ کے ملک ہیں۔ شمال مغرب میں اس کی سرحدیں تیونس سے ملتی ہیں۔ مجموعی رقبہ کوئی چھ لاکھ اناسی ہزار تین سو پچاس مربع میل اور آبادی بیس لاکھ کے لگ بھگ ہے جن میں سے نوے فی صد خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں اور کوئی کام کاج کرنا معیوب سمجھتے ہیں"۔ (مساوات ۳ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

جلی حروف بالخصوص توجہ طلب ہیں۔ کہ کل آبادی کم و بیش بیس لاکھ ہے اور ان میں سے نوے فی صد ایسے لوگ ہیں جو دین کا کام کرنا تو کجا اپنی ذاتی ضروریات اور احتیاج کو پُورا کرنے کی خاطر بھی وہ کام کاج کو معیوب سمجھتے ہیں۔ کم و بیش یہی کیفیت دیگر بہت سے اسلامی ممالک میں بھی موجود ہے۔ دُور جانے کی ضرورت نہیں خود ہم اپنے ملک کے نوجوانوں کے مشاغل اور تعلیمی مدارس یا دفاتر میں ان کی عملی حالت کو جب دیکھتے ہیں تو ان کی کیفیت بھی اس سے کچھ زیادہ مختلف نظر نہیں آتی۔ اکثر نوجوان یہی چاہتے ہیں کہ وہ کم سے کم کام کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت فراغت چائے نوشی، گپ شپ اور لہو و لعب کے مشاغل میں گذاریں۔ کبھی انہیں یہ خیال تک نہیں آتا کہ وہ اس نبیؐ کی اُمت ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

لعلك باخع نفسك علیٰ اٰثارھم ان لم یؤمنوا۔ (الکہف)

کہ اے نبی آپ تو لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے کے لئے اس درجہ انہماک اور جانفشانی دکھلا رہے ہیں۔ کہ شاید اسی غم میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لیں۔

ذرا غور کیجئے! ایسے عظیم الشان نبیؐ کی اُمت کے کسی فرد کے لئے بھی یہ زیبا ہے کہ وہ کام کاج کو معیوب سمجھے اور اپنے قیمتی وقت کو بیدردی کے ساتھ ضائع کرتا چلا جائے اور پھر اس عظیم نقصان کا اسے احساس تک نہ ہو!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ تم میں سے وہ شخص زیادہ معزز ہے (بہ نسبت انکے جو کام کاج کو معیوب سمجھتے ہیں) جو رسّی لیکر جنگل میں جاتا ہے، وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اُٹھاکر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچ کر اپنا گزارہ کرتا ہے۔ (بخاری)

اس حدیث نبوی میں روزی کمانے کے لئے محنت و مشقت برداشت کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ دنیا میں وُہی قومیں عزت پاتی ہیں۔ جو اپنا وقت ضائع نہیں کرتیں بلکہ زیادہ سے زیادہ محنت اور کوشش سے کام کرتی ہیں اور اپنے دائرہ صلاحیت کے اندر اپنی استعدادوں کو انتہاء تک پہنچا دیتی ہیں۔ کاش یہ خصوصیت جو کبھی مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھی۔ پھر من حیث القوم ان میں پیدا ہو جائے تاکہ وہ اقوامِ عالم میں پھر سر بلند ہو سکیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ان دونوں خصوصیت سے اور بار بار اسی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر فرد کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کی شکل میں اسے جو اصلی قوت اور اصلی دولت عطا فرمائی ہے، اس سے وہ اپنے دائرہ صلاحیت کے اندر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائے"۔

"اپنے بڑوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں، بچوں اور بالغوں سب سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور محنت کی عادت ڈالیں"۔

"ہم بہت تھوڑے ہیں لیکن اگر ہم اپنی تھوڑی تعداد کے باوجود اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو آخری حد تک پہنچا دیں۔۔۔ تو پاکستان کی دولت میں اتنا اضافہ ہو جائیگا کہ دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی"۔ (الفضل ۲۶ر جنوری ۱۹۷۲ء)

حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

"الا تزر وازرة وزر اخرٰی یہ ایک اٹل قانون ہے کہ اگر زید اپنی پوری طاقت کے مطابق کوشش خدا کے حضور پیش نہ کرے تو زید کی طاقت کے اظہار یعنی محنت اور جانفشانی میں جو کمی رہ گئی ہے یہ کمی کوئی دوسرا پوری نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس کا اپنا ایک دائرہ استعداد ہے۔ اور اس دائرہ استعداد کی انتہاء تک اسکی ذمہ داری ہے دوسرے کی ذمہ داری وہ کیسے اُٹھائیگا۔۔۔ جو قوم اپنے مقام کی انتہاء کو پہنچنا چاہے اسکے ہر فرد کی ایسی تربیت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو انتہاء تک پہنچانیوالا ہو۔ فرض کرو ایک لاکھ کی کوئی قوم ہے، اگر ان میں سے نوے ہزار اپنے دائرہ استعداد کے مطابق یعنی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں جس قسم کے مکلّف ہونے کا ذکر ہے اسکے مطابق اپنی ذمہ داری کو اپنے دائرہ استعداد کی انتہاء تک پہنچا دے اور دس ہزار نہ پہنچائیں تو جو کام دس ہزار سے رہ گیا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں کہ وہ پورا کرسکے۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیه سوف یرٰی۔ ایسا شخص جو اپنی استعداد کی انتہاء تک پہنچ جاتا ہے وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لیگا اور اسکی سعی کے مطابق پوری جزا اسے ضرور ملیگی"۔ (الفضل ۹ر اپریل ۱۹۷۲ء)

مندرجہ بالا حوالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی ہی قیمتی اور زرّیں نصائح فرمائی ہیں۔ حضور نے جو کچھ تفصیلی رنگ میں بیان فرمایا ہے وُہ اجمالی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ گفتگو کے دوران فرمایا:۔

"کیا دُنیا میں اور کیا دین میں جب تک پوری بات نہ ہو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔۔۔۔ (انسان) روٹی اور پانی سیر ہوکر نہ کھائے پیئے تو کیسے بچ سکتا ہے۔۔۔۔ انسان پورا قدم رکھے ادھورے قدم کو خدا پسند نہیں کرتا۔ جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کردے گا۔ مگر جو طاقت کے اندر ہے اس کا اس سے ضرور مؤاخذہ کرے گا"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۱

قول و فعل میں یکسانیت پیدا کرنے کی ضرورت

مکرم فضل الرحمان صاحب نعیم ایم اے لاہور

ہماری مجلسی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں خلوص، محبت اور خدمت کا اصول جذبہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ خلوص اور وفاکیشی ریا، مکر اور منافقت کی ضد ہے۔ جہاں خلوص ہوگا وہاں ریا اور جہاں محبت ہوگی وہاں منافقت نہیں ہوگی لیکن جہاں وفاکیشی ہوگی وہاں مکر کا نام و نشان بھی نہ ہوگا۔ بے لوث خدمت کا جذبہ مجلسی اور اجتماعی زندگی کو نکھارنے اور نیکی کو ابھارنے کا وہ عظیم ذریعہ ہے جس سے دوست تو بہرحال متأثر ہوتے ہیں دشمن بھی اپنے دل کی گہرائیوں میں اس جذبے کو اترتا ہوا دیکھتے ہیں اور اس سے مسخر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا نظریہ حیات پیش کیا ہے قول و عمل میں تضاد منافقت کا وہ شاہکار ہے جو انفرادیت کو اپنی لپیٹ میں لے کر اجتماعیت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

قرونِ اولیٰ کے وہ عظیم مسلمان جن کے بارے میں خود خالق کائنات نے یہ گواہی دی ہے کہ وہ خدا سے راضی اور خدا ان سے راضی ہے۔ منافقت کی آلائش سے بالکل پاک تھے۔ وہ جو کچھ تھے ظاہر و باطن میں یکساں تھے وہ گھر کے اندر اور گھر سے باہر اخلاق حسنہ کی ایک ہی تصویر پیش کرتے تھے ظاہر ہے کہ جب ایک شخص گندم یا جَو کی خریداری کے لئے غلہ منڈی میں جاتا ہے اور دکاندار اسے یہ کہتا ہے کہ دیکھو بھائی غلے کا یہ ڈھیر جو بظاہر تمہیں خشک اور عمدہ نظر آتا ہے اس کی نچلی تہ میں خراب اور گیلی گندم ہے اور میں یہ اسلئے بتاتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ دھوکے باز کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو ہو سکتا ہے کہ غلے کا مالک اس گندم کو فروخت نہ کر سکے یا اسے اس کے کم دام ملیں لیکن اس کے اس فعل نے خریدنے والے کا دل جیت کر انتہائی منافع کمایا جو یقیناً ایک بہت بڑا اور عدیم المثال انعام ہے

قول و فعل میں اسی مطابقت کو پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ بچے کی پیدائش پر اس کے کانوں میں خدا اور اس کے رسول کی آواز پہنچائیں تاکہ وہ دنیا میں اپنی آمد کی غرض و غایت سے باخبر ہو جائے۔

قول و فعل میں تضاد رکھنے والا اگر کبھی بالکل درست اور صحیح بات بھی بیان کرے تو وہ بھی ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں بڑی وضاحت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ منافق طبع لوگ جب یہ کہتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اسکے رسول ہیں تو ان کی یہ بات بالکل غلط ہوتی ہے حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ ان کی یہ بات بظاہر درست ہے کہ اللہ ایک ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اس کے رسول ہیں مگر چونکہ ان کے قول و فعل میں یکسانیت نہیں پائی جاتی اسلئے خدا نے ان کو جھوٹے قرار دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا کہ فطرت صحیحہ جو خالق حقیقی نے بنائی ہے وہ وہی ہے جس میں انسانوں کی بھلائی اور اصلاح پوشیدہ ہے یہ بھلائی اور اصلاح، منافقت، دروغگوئی، کینہ پروری اور فساد سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لئے خلوص محبت اور بے لوث خدمت کے جذبے کی ضرورت ہے لفظ انسان انس و موافقت پر دال ہے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اور فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا انسانیت کی وہ معراج ہے جو اسی جذبۂ محبت اور بے پناہ خلوص کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے قول و عمل میں مطابقت کی ضرورت کو اپنے اس لطیف شعر میں کیا ہی خوبی سے بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:-

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دل میں کسی محبت کا لاوا ابل رہا ہو۔ اور ہر طرف محبوب کا جلوہ دکھائی دے رہا ہو مگر لب پہ اس کا نام بھی نہ آئے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ فریبی اداکار ہے مخلص اور وفاکیش نہیں۔

قول و فعل میں غایت درجہ کی مطابقت کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور صدق و صفا کی وہ راہیں آپ نے دکھائیں کہ کفار مکہ آپ کو صادق اور امین کہنے پر مجبور ہوئے دنیا بھر کی وہ نعمتیں جو کفار کے دائرہ اختیار میں تھیں ان کا لالچ آپ کو دیا گیا مگر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے سورج اور چاند بھی پیش کئے جائیں اور یہ تقاضا کیا جائے کہ میں اپنے خدا سے قطع تعلق کر لوں اور اس کا نام لینے سے رک جاؤں تو یہ نہیں ہو سکتا میرے دل میں عشق بسا ہے

لب پہ اسی کا نام آئے گا

اسی عشق حقیقی کی بدولت آپ کو وہ مقام و مرتبہ ملا جو دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى بن کر قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے آج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک روحانی فرزند مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جماعت احمدیہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی صورت میں بنی انسان کی بھلائی اور اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ ہماری تعلیم اور ہمارے مقاصد وہی ہیں جو آج سے چودہ سو برس قبل ہادی انسانیت نے پیش کئے تھے

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک خبر دی ہے ...... اشاعت اسلام اور انتشار احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کر لیتا ہے"

پھر فرمایا

"پاکستان کا مستقبل محض اسلام کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس بناء پر کیا تھا کہ ہماری تہذیب الگ ہے اور ہندو تہذیب الگ .... ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے ... ہم ایک حکومت چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کہا جا سکے۔ یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا پس انفرادی اور قومی زندگی میں اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے"

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء)

اسلام کا محض خالی نعرہ لگانے والی جماعتیں تو بہت ہیں مگر جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اسلام کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنا اور اپنے نمونے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم فی الواقع ایک خدا کو ماننے والے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ پس ہم لوگ جو محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں ہمیں اپنے عمل سے زندہ خدا اور زندہ رسول کا ثبوت بہم پہنچانا ہے اگر ہمارے نوجوان اور ہماری نئی نسل اپنے ماحول سے متأثر ہو کر اپنی انفرادیت کو قائم نہیں رکھے گی اور دوسرے لوگوں کے ہم شکل بن کر قول و فعل میں یکسانیت کو کھو دے گی تو ظاہر ہے کہ وہ خدا جس نے احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں یہ موقع بہم پہنچایا ہے کہ ہم اس کے مسیح موعود (علیہ السلام) کی آواز پر لبیک کہہ سکیں وہ ہمیں اپنے خاص بندوں کے گروہ سے نکال دے گا اور پھر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ خاک کا کونسا ڈھیر غلاظت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اسی اہم خطرے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ؎

اک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

پس ہم میں سے ہر شخص کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے قول و فعل میں غایت درجہ کی یکسانیت پیدا کریں۔ ہمارا تاجر طبقہ اس حد تک ایماندار ہونا چاہیئے کہ لوگ پکار اٹھیں کہ احمدی تاجر ہی دیانتداری اور امانت کا وہ نمونہ ہے جس کی تمنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام مسلمانانِ عالم کرتے ہیں

ہمارا طالب علم اپنی شکل و صورت اور عادات و خصائل کے لحاظ سے اپنے ہمعصر طلبہ سے ہر لحاظ سے ممتاز اور منفرد نظر آنا چاہیئے تاکہ دوسرے طلبہ ان سے نیکی اور بھلائی کا درس لیں۔

ہماری مستورات پردے کی پابند ہوں اور گھریلو زندگی کو جنت بنانے اور تربیت اولاد میں ماہر ہوں تاکہ دوسری عورتیں ان کی عادات اور سلیقہ کو دیکھ کر بے اختیار یہ کہہ سکیں کہ کیوں نہ ہو یہ احمدی خواتین ہیں۔

غرضیکہ ہمارا ہر طبقہ، نوجوان، بوڑھے بچے، عورتیں اور مرد صحیح اسلامی تعلیمات کے وہ چلتے پھرتے اشتہار ہونے چاہئیں جن پر نظر پڑتے ہی یہ معلوم ہو کہ یہ احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو اس دور میں جب کہ گمراہی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے جب کہ مرد اور عورت کی تمیز مشکل ہے یہ لوگ اپنے خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات پر کاربند ہیں۔

دنیوی آلائشوں اور ماحول سے متاثر ہونا ہمارا کام نہیں بلکہ ہمیں تو دوسروں کو متاثر اور مسخر کرنا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اگر ہم موجودہ فیشنوں اور نقصان دہ تحریکوں میں شامل ہوں گے تو نہ صرف اپنی انفرادیت کھو بیٹھیں گے بلکہ وہ قوت مسخرہ بھی ہم سے جاتی رہے گی جو نیکی اور بھلائی کے ذریعہ ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ اگر ہمارے نوجوان بھی آج فیشنوں کا شکار ہو کر لغویات میں جا پڑیں گے تو دوسرے لوگ ان سے کیونکر متاثر ہو سکیں گے اس صورت میں تو ہم دوسرے لوگوں کے لئے فتنے کا موجب بنیں گے۔

پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے قول و فعل میں یکسانیت پیدا کر کے صالح اور نیک بندے بن کر دوسرے لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں تاکہ راہ خدا سے بھٹکی ہوئی انسانیت پھر اس منزل حقیقی تک جا پہنچے جہاں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی سب کو حاصل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

؎ راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

ہم اپنے عمل کے ذریعہ وہ لعل بے بہا بن سکتے ہیں جن کے سامنے یہ حقیر سے پتھر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ راستی، راست گوئی، صدق و صفا اور بے لوث محبت کے سامنے دروغگوئی، مکر و ریا، تصنع اور فیشن پرستی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہم راستی پر ہیں اگر راستی اور جھوٹ میں کوئی وجہ امتیاز باقی نہ رہے تو کیونکر اسے راستی کہا جا سکتا ہے دونوں میں نمایاں فرق ہوتا ہے یہی فرق ایک احمدی اور دوسرے لوگوں میں نظر آنا چاہیئے جنہوں نے فیشن پرستی کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنا بھرپور تجزیہ کرنا ہوگا جس میں آپ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ ہر احمدی کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کی صبح یہ گواہی دے کہ اس نے ڈرتے ڈرتے رات بسر کی اور اس کی شام یہ گواہی دے کہ اس نے ڈرتے ڈرتے دن گذارا۔ یا اللہ تو ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اپنی شکل و صورت اور قول و عمل، تمدن و تہذیب، معاشرت اور مجلسی زندگی میں اعلیٰ احمدی نظر آئیں۔ آمین!!

کُلُوا جَمِیْعًا

(مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب شاکر۔ پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

جن احباب نے قادیان دیکھا ہے ان کو یاد ہوگا کہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے وسیع مکان کے شمال میں بھاگل بورڈ ہاؤس تھا۔ جنوب میں ریتی چھلہ، مشرق میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کا وسیع مکان اور مغرب میں وہ سڑک جو شہر سے بورڈنگ کو جاتی تھی۔

یادش بخیر ۱۹۲۱ء میں یہ عاجز اپنے بڑے چچا چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے پاس بھاگل بورڈ ہاؤس میں رہتا تھا۔ ساتھ پڑوس میں چوہدری امیر محمد خان صاحب ملازم حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور سڑک کے کنارے دکانوں میں میاں مولا بخش صاحب والد حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل مرحوم رہتے تھے۔ حضرت میر صاحب کی ڈیوڑھی میں میاں خیر دین صاحب کشمیری رہا کرتے تھے۔ جن کے پوتے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل آج کل پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔

ہم لوگ نماز مغرب عشاء کی نماز میر صاحب کے باغ کے اندر پختہ چبوترہ پر پڑھا کرتے تھے ایک دن بعد نماز حضرت میر صاحبؓ نے ارشاد فرمایا کہ تمام احباب اپنا اپنا کھانا لے کر یہاں آ جائیں۔ اس کی تعمیل ہوئی۔ جو کچھ مختلف گھروں میں پکوان تھا حاضر کر دیا گیا۔ حضرت میر صاحبؓ نے تمام کھانے اپنے سامنے رکھ لئے پھر وہ تمام احباب میں بانٹ دیئے مثلاً حضرت میر صاحبؓ نے اپنا کھانا میاں مولا بخش صاحب کو دے دیا تھا۔ کھانے کے دوران حضرت میر صاحبؓ نہایت شفقت سے ہر شخص کے بچوں کے حال دیگر گھریلو مسائل پر بزرگانہ طرز پہ گفتگو فرماتے رہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب ایک ہی خاندان کے فرد ہیں۔ بیچ میں ہلکا مزاح بھی ہوتا رہا۔

یاد ایسا پڑتا ہے کہ ہم بزم ناصر کے شریک یہ بے تکلفانہ رسم کبھی کبھی ہوا کرتی تھی۔ مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آئندہ مجلس کب ہوگی۔ وقت کی تعیین نہیں ہوتی تھی۔

قرآن مجید میں سورہ نور کی آیت ۶۲ میں ہے کہ

لیس علیکم جناح ان
تاکلوا جمیعا او اشتاتا
تم پر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر
کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ

اس آیۃ کریمہ سے یہ ثابت ہے کہ آپس میں مل کر کھانے میں باہمی ربط اور محبت بڑھے گی۔ علاوہ ازیں یہ طریقہ وسیلۂ برکت ہے ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے حضور نے فرمایا شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہو گے عرض کیا ہاں۔ ارشاد ہوا کہ مل کر کھانا کھایا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا۔

عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ اپنے سے کمزوروں، اندھوں، معذوروں، بیماروں یا ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے پرہیز کرتے ہیں جن کے کپڑے اُجلے نہ ہوں۔ اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ ایسے لوگوں سے ہرگز نفرت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر آپ پر ہرگز کوئی تنگی نہ آئے گی بلکہ ایک انسان کا دل رکھ لینے سے خدا تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت دے گا انشاء اللہ۔ ایک جگہ مل کر کھانا باعث برکت ضرور ہے۔ مگر فرض بھی نہیں ہے۔ قبیلہ بنو کنانہ کے افراد اس پر اس قدر سختی سے عامل تھے کہ جب تک کوئی مہمان ان کے کھانے میں شریک نہ ہوتا خود بھوکے رہتے تھے یہ طریق درست نہیں ہے۔ کلوا جمیعا پر جماعت احمدیہ میں کہیں کہیں عمل ضرور ہوتا ہے مگر آجکل میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ احباب نے اس میں بے جا تکلف اور نمائش کا رنگ پیدا کر دیا ہے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے شوق میں بعض دوست اسراف کی حد تک پہنچ جاتے ہیں ایسے احباب یقیناً غلطی پر ہیں اگر کھانے سے قبل از وقت اعلان کر دیا جاتے تو یقیناً لوگ تکلف برتیں گے اور اگر کھانا لانے میں ۱۵/۲۰ منٹ کا وقفہ دیا جائے اور آپس میں تبدیل کر کے کھایا جائے تو یقیناً اصل پر قائم رہیں گے ورنہ

؎ تکلفات کی دیتا ہیں روشنی کے لئے
تکلفات کی شمعیں جلائی جاتی ہیں

والا معاملہ ہوگا۔

سیلز ایجنٹ کی ضرورت ہے

تنخواہ، الاؤنس، کمیشن وغیرہ

حسب قابلیت، معقول معاوضہ اور تیز رفتار ترقی درخواست اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھیجیں

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر۔ ربوہ

انچارج کیور شیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے
سفیر پاکستان جناب ڈاکٹر ایس ایم قریشی کے اعزاز میں الوداعی عشائیہ

(مکرم مولوی عبدالمجید احمد صاحب مبلغ نائیجیریا)

۱۲ جولائی کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے لیگوس کے مشہور برسٹل ہوٹل میں سفیر پاکستان جناب ڈاکٹر ایس ایم قریشی صاحب کے اعزاز میں الوداعی دعوت عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم قریشی صاحب موصوف نائیجیریا میں تقریباً تین سال سفارت کے فرائض نہایت کامیابی سے سرانجام دینے کے بعد لبنان میں بطور سفیر متعین ہوئے ہیں دعوت میں مصر اور شام کے سفراء، اعلیٰ سرکاری افسران کے علاوہ متعدد حضرات نے شرکت کی اور عشائیہ کے تناول کے بعد مکرم جناب جسٹس ایم بی کاظیم کی صدارت میں کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے موصوف کو سپاسنامہ پیش فرمایا جس میں آپ کی پاکستان اور نائیجیریا کے تعلقات کو قریب تر کرنے کی کامیاب مساعی پر خراج تحسین پیش کیا نیز نائیجیریا میں جماعت کی مختلف علمی اور تعلیمی میدانوں میں ہمیشہ سرپرستی کو سراہا۔ اس کے بعد مکرم الحاج اعلا ٹونڈے ([illegible]) نے اور معلم حبیب صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ محترم قریشی صاحب موصوف کی جوابی تقریر کے بعد مکرم جسٹس ایم بی کاظیم صاحب نے جماعت احمدیہ کی علمی اور اسلامی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ خود ان کی ابتدائی تعلیم جماعت احمدیہ کے سکول کی مرہون منت ہے اور یہ کہ اگر اس سکول کی اسلامی تعلیم نہ ہوتی تو وہ کبھی عیسائیت کے جال سے نہ بچ سکتے تھے

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کا انعام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو تحریک جدید کے لئے قربانیوں کی پوری تلقین فرماتے ہیں:-

"جب انسان اللہ کی راہ میں قربانی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ تو اسے مزید قربانی کی توفیق بخشتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ ایک بندہ کو دس روپے انعام دیتا ہے اور وہ اس دس روپے میں سے کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مزید توفیق بخشتا ہے۔ تا وہ ہدایت کے رستوں پر اور آگے بڑھے پھر وہ اور آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دس کی بجائے ایک ہزار روپیہ انعام دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ ایک ہزار روپے لینے کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ یہ تو ایسے انعام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی کسی کے خیال میں بھی یہ انعامی چیزیں نہیں گذرتیں اس لئے میں اسے اور آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں پھر وہ بڑی بشاشت سے اور زیادہ قربانی خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا ہے تو خدا تعالیٰ ایک ہزار کی بجائے ایک لاکھ روپیہ اسے انعام دیتا ہے پھر ایک کروڑ پھر ارب یہ گنتی ختم ہونے والی نہیں۔"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ منعقدہ ۵/۶/۷ اخاء / اکتوبر ۱۳۵۱ہش ۱۹۷۲ء کے نمائندگان شوریٰ اور شامل ہونے والے خدام کے اسماء سے جلد دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۰ اگست کو منعقد ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چند اہم امور خدام کی توجہ کیلئے

(۱) امسال ہمارا سالانہ اجتماع جمعرات ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو شروع ہو رہا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ بجے قبل دوپہر افتتاح منظور فرمایا ہے۔ جمعرات کا دن اور قبل دوپہر افتتاح کا وقت خدام کی سالہا سال کی عادت کے خلاف ہے اس لئے امسال مجالس سے آنے والے خدام کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کروانے کی ضرورت ہے کہ وہ ۴ اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کریں تا اگلے دن ۱۱ بجے صبح سے پہلے پہلے اپنا خیمہ بھی لگا لیں اور ٹکٹ بھی حاصل کر لیں اور بروقت اجتماع کے افتتاح میں شامل ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سن سکیں۔ جہاں ممکن ہو وہاں یہ طریق بھی اختیار کیا جا سکتا ہے کہ سپیشل بسوں پر خدام اور اطفال ایک دن قبل اکٹھے ربوہ پہنچ جائیں۔

(۲) جن خدام کے لئے ایک دن قبل ربوہ پہنچنا ممکن نہ ہو ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو ریلوے سٹیشن یا بس کے اڈہ سے سیدھے مقام اجتماع میں تشریف لائیں اور رشتہ داروں کے گھروں میں جا کر قیام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

(۳) جہاں یہ ضروری ہے کہ سب مجالس کے خدام ۱۱ بجے قبل دوپہر تک پنڈال میں جا کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ گذشتہ سال سے زیادہ مجالس امسال سالانہ اجتماع میں شریک ہوں بلکہ ایک بھی مجلس ایسی نہ رہے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔

(۴) بدلے ہوئے پروگرام کے ماتحت سالانہ اجتماع کے پہلے دن یعنی ۵ اکتوبر کو دوپہر کا کھانا خدام و اطفال مقام اجتماع میں کھائیں گے۔ یہ بات بھی خدام کو بتا دی جائے کیونکہ یہ بھی سابقہ طریق میں ایک تبدیلی ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قائدین! سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے نام جلد مرکز کو بھجوائیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت معلم قرآن مجید

جماعت احمدیہ بہاولپور کو ایک معلم قرآن مجید کی ضرورت ہے معلم صاحب قرآن کریم ناظرہ اور پورے ترجمہ کے ساتھ پڑھا سکتا ہو عمر ۴۰ سال سے اوپر ہو، سائیکل چلانا جانتا ہو۔ قرآن کریم پڑھانے کا جذبہ ہو تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحبان سے سفارش کے ساتھ مورخہ ۲۵/۹ تک ارسال فرمائیں (چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بہاولپور)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر مجلس سوال و جواب

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر سوال و جواب کا پروگرام بھی ہوگا۔ خدام سے درخواست ہے کہ سوالات ۳۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ (منتظم علمی مقابلے سالانہ اجتماع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا ۷۳-۱۹۷۲ء سال رواں کا دوسرا امتحان ۸ اکتوبر بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران لجنہ مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں نیز بچیوں کو امتحان کی تیاری اچھی طرح کروائیں۔ نصاب شائع کیا جا چکا ہے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم صوفی حاجی عبدالرحمن صاحب سٹھیالوی ٹھیکیدار سمن آباد لاہور کو مورخہ ۳۱/۸ بروز جمعرات ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئیں بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا جہاں آپ مورخہ ۱/۹ کو ۳ بجے نماز فجر کے وقت پچپن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور ہر مرکزی تحریک میں خوشی سے حصہ لیتے تھے با اصول، با اخلاق اور مخلص احمدی تھے۔ جنازہ ربوہ میں لایا گیا جہاں اسی دن بعد نماز مغرب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل بقاپوری نے دعا کروائی مرحوم کے پسماندگان میں ایک بوڑھی والدہ ایک بیوہ دو بچیاں اور چار بچے ہیں۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور جملہ لواحقین کا خود کفیل ہو۔

فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱ ستمبر بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی قد ۵ فٹ چار انچ۔ چھاتی ۳۰ x ۳۲ ۱/۲۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم پانچ جماعت۔ عمر ۱۷ تا ۲۵ سال

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اقبال صاحب رانجھا کی بائیں ٹانگ گاڑی پر سوار ہوتے وقت گر جانے کی وجہ سے کٹ گئی ہے اور زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد افضال رانجھا چک ۳۱۲ ج ب)

۲۔ خاکسار آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب کرام ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ (مبشر احمد بشر۔ ایبٹ آباد)

۳۔ بیگم مراد احمد ربوہ اور ان کی دونوں بچیاں بیمار ہیں نیز مراد احمد صاحب کی طبیعت بھی اکثر ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(ذوالفقار احمد قمر۔ رقیہ)

۴۔ میرا لڑکا کراچی میں عارضہ استسقاء بیمار ہے علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک آرام نہیں آیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا عطا فرمائے آمین

(حاجی محمد ابراہیم خلیلی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وصیت

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

۱۔ رسالہ الوصیت کی اہمیت

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔"

۲۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا میدان

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے تمہارا خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہو جانا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

۳۔ بہشتی مقبرہ

"ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی ہے اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

۴۔ انزل فیہا کل رحمۃ

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیہا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

۵۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے شرائط

ا۔ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ (یہ چندہ صدر انجمن احمدیہ کی اصطلاح میں چندہ شرط اوّل کے نام سے موسوم ہے اور صرف ایک ہی مرتبہ وصیت کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔ ناقل)

ب: تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ (زیادہ سے زیادہ ۱/۳ ناقل) لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

ج: جو جائداد نہیں رکھتے مگر آمدنی کا کوئی سبیل رکھتے ہیں وہ اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ (زیادہ سے زیادہ ۱/۳ ناقل)

د: اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

۶۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدظنی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنادیں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا (اور آمد کا بھی جس پر ان کا گزارہ ہے۔ ناقل) خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الٓمّٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو کہ اپنا نام محمد سلیم ولد عبدالرحمٰن رنگ سانولہ۔ قد ۵ ۱/۲ فٹ۔ ساکن ددہ آدم جی ضلع کوہاٹ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ احمدی احباب سے بندوق ریوالور کے لائسنس بنوانے کے بہانے رقوم بٹورتا پھرتا ہے۔ آج کل ضلع جہلم سے ایسی اطلاع ملی ہے۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے

قرآن مجید کے پہلے پانچ پارے اور آخری پارہ

ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم نے حضرت سید پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے قرآن مجید میں سے قرآن مجید کے پہلے پانچ پاروں اور آخری پارہ کا عکس لے کر ان کو شائع کیا ہے۔ اس لئے آپ اپنے بچوں کے لئے صرف ادارہ اشاعت و طباعت کے شائع کردہ پاروں کو ہی خریدیں کیونکہ:

۱۔ ان پاروں میں صحت کا پورا انتظام ہے اور کوئی غلطی نہیں

۲۔ یہ پارے مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور جو طریق [illegible] والے کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اس طرز پر ان کی صحیح کتابت ہے۔

۳۔ نہایت اعلیٰ اور عمدہ کاغذ۔ طباعت نہایت خوبصورت ہے

۴۔ ان سب امور کی موجودگی میں قیمت بہت کم ہے یعنی صرف بیس پیسے فی پارہ۔ اور پورا اسیٹ ایک روپیہ اسی پیسہ ہیں۔

نوٹ: ہر پارہ کے اوپر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں: "مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے" ادارۃ المصنفین ربوہ سے طلب فرمائیے۔

درخواست دعا

برادرم غلام مرتضیٰ صاحب جاوید کارکن وکالت تبشیر کے تین سالہ بچہ عزیز مسعود بشیر کے ہونٹ اور تالو کا اپریشن آج مشن ہسپتال لائلپور میں ہو رہا ہے۔ اپریشن بڑا پیچیدہ اور نازک ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور بچے کو جلد شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین

احمد علی ٹیچر
تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

[illegible]
۹۹۶۹
رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]

ربوہ میں شجرکاری کا موسم ۱۵ ستمبر سے شروع ہے جملہ خدام و انصار کم از کم ایک پودا ضرور لگائیں (مجلس صحت ربوہ)